# Evening Duroos

# for

# ‘Ashra Ta‘lim

November 21st – November 30th

# دروس برائے عشرہ تعلیم

نومبر ۲۱ تا نومبر ۳۰

National Department of Ta‘līm

# Day – 2

**22-Nov-2025, Saturday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

**حضرت اقدس مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:**

''انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ اوّل بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہُنر نہیں ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قوّتیں اس کی فطرت کے اندر موجود ہیں۔ ایک طرف تو جذباتِ نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دُوسری طرف محبتِ الٰہی کی آگ جو اُس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اُس گناہ کے خَس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خَس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ مگر اُس رُوحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے معرفتِ الٰہی پر موقوف ہے کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اُس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہوسکتے۔ پس خدائے عزّوجلّ کی خوبی اور حُسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں۔ مگر سنّت اللہ اِسی طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے اور ان کی روشنی سے وہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو دیا گیا وہ اُن کی پیروی سے سب کچھ پالیتے ہیں۔''

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن، جلد:22، صفحہ:62)

**The Promised Messiah[as] writes:**

“Man is in need of two things in order to reach God: First, abstinence from evil; and second, the attainment of good deeds. Merely avoiding evil is no great feat. Thus, the crux of the matter is that these two forces have remained present in human beings ever since their creation: On the one hand carnal passion lure them toward sin, while on the other hand the fire of the love of God that is hidden in their nature incinerates the straws of sin much like physical fire incinerates the physical straws and dried leaves. But ignition of this spiritual fire that incinerates sins, depends entirely on the cognition of God, because love and adornment for anything depends on acquiring its complete recognition. You can not love something whose beauty and excellence you are unaware of. The knowledge of the beauty and excellence of the God of Honour and Glory ignites the fire of love for Him. which, in turn, consumes sin. It has always been the practice of Allah to grant such knowledge to mankind through His Prophets. Others get light from their light and acquire all the bunties that are bestowed on the Prophets by following them.”

(**Haqiqatul Wahi**, The Philosophy of Divine Revelation, page: 76)

# Day – 3

**23-Nov-2025, Sunday**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

**حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:**

"یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اُس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسبِ مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انتشار روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اُس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے تب اُن ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے اور جس قدر لوگوں کو خوابیں یا الہام ہوتے ہیں۔ دراصل اُن کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اُترتی ہے جس سے ہر ایک شخص حسبِ استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہُنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے اور اُس کا زمانہ ایک لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اُترتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ جب سے خدا نے دنیا پیدا کی ہے یہی قانونِ قدرت ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد:۲۲، صفحہ:۶۹، حاشیہ)

**The Promised Messiah[as] writes:**

“It is also worth remembering that when a Prophet or Messenger is appointed from heaven, a light descends from heaven corresponding to the grade of the talents, as a blessing of that Prophet, and a dispersion of spirituality takes place. At such a time everyone advances in experience of dreams and those gifted with the capacity for revelations experiences revelations, and minds become more perceptive of the spiritual truths too. Just as, when it rains, every part of the land receives its due share, the same happens when spring arrives with the advent of a Prophet. The Prophet is, indeed, the source of all those blessings and he is the door to all the revelations and dreams people experience, for the world is transformed by his advent and a light descends for all from heaven and everyone partakes of in accordance with his capacity. This light becomes the source of all dreams and revelations. The ignorant think that this is due to their own skill, when in fact that spring of revelations and dreams is opened up for the world only due to the blessing of that prophet. His time is the ‘night of decree’ during which and angels descend, as Allah says (Therein descend angels and the Spirit with their Lord’s decree concerning every matter, it is all peace.) This has been the law of nature, ever since God created the earth.

(**Haqiqatul Wahi**, The Philosophy of Divine Revelation, page: 84)

# Day – 4

**24-Nov-2025, Monday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

**حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:**

”مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ عرش کوئی جسمانی اور مخلوق چیز ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے۔ تمام قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھو، اس میں ہر گز نہیں پاؤ گے کہ عرش بھی کوئی چیز محدود اور مخلوق ہے۔ خدا نے بار بار قرآنِ شریف میں فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز جو کوئی وجود رکھتی ہے اُس کا مَیں ہی پیدا کرنے والا ہوں۔ مَیں ہی زمین آسمان اور روحوں اور اُن کی تمام قوتوں کا خالق ہوں۔ مَیں اپنی ذات میں آپ قائم ہوں اور ہر ایک چیز میرے ساتھ قائم ہے۔ ہر ایک ذرّہ اور ہر ایک چیز جو موجود ہے وہ میری ہی پیدائش ہے۔ مگر کہیں نہیں فرمایا کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز ہے جس کا مَیں پیدا کرنے والا ہوں۔۔۔۔ قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ اُس سے مراد خدا کی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اُس کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کے مظہر چار ہیں جو وید کے رُو سے چار دیوتے کہلاتے ہیں مگر قرآنی اصطلاح کی رُو سے اُن کا نام فرشتے بھی ہے۔“

(**نسیمِ دعوت**، روحانی خزائن، جلد:۱۹، صفحہ: ۴۵۳تا۴۵۶)

**The Promised Messiah[as] writes about ‘Arsh (عرش):**

“It is not the belief of the Muslims that the ‘Arsh (عرش) is a physical or created thing on which God is seated. You may go through the Qur’an from beginning to the end and you will not find it stated that the ‘Arsh (عرش) is something limited and created. God has repeatedly said in the Holy Qur’an that He is the Creator of all things that have any existence. He is the Creator of heaven and earth, and souls and all their faculties. He is Self-Existing and everything exists because of Him. Every particle that exists is His creation. He has nowhere stated that the ‘Arsh (عرش) is something physical of which He is the Creator… … … Wherever the word ‘Arsh (عرش) has been used in the Holy Qur’an its meaning is the Greatness and Majesty and Supremacy of God. That is why it is not included among the created things. There are four manifestations of the Greatness and Majesty of God Almighty. The Vadas calls them four gods, but according to the idiom of the Holy Qur’an they are angels.”

(**Essence of Islam Vol** : 1, page : 165)

# Day – 5

**25-Nov-2025, Tuesday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

## حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے؟ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اُسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظّ اور لذّت نہیں پاتے اُن کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ کہ اس عبادت میں اُس کے لئے لذّت اور سُرور نہ ہو۔ لذّت اور سُرورت تو ہے مگر اُس سے حظّ اٹھانے والا بھی تو ہو۔"

(**ملفوظات**، جلد اوّل، صفحہ:۱۳۹)

**The Promised Messiah[as] states:**

“What is the formal Prayer? It is a special form of supplication of the Divine, but people consider it to be a tax that is due to kings. These foolish people do not even know that God Almighty has no need for such things. What need does His independent Being have for man to pray to Him, extol His glory and praise Him, besought of all as He is? In fact, it is man who derives benefit and reaches his objective through these means. It gives me great pain to observe that in this day and age there is no love for worship, virtue and piety. The reason for this is the poisonous, widespread effect of evil custom. It is for this reason that the love of Allah Almighty is falling cold and people do not experience the pleasure they ought to in worship. There is nothing (in the world) which according to the design of Allah Almighty does not give pleasure or satisfaction in some form. A person who is ill cannot derive pleasure from even the most exquisite and delicious food, and considers it to be better or completely tasteless. So too is the case with those people who derive no pleasure and delight from the worship of God, such people should worry about their ill state. For as I have said, there is nothing on earth, which Allah the Exalted has not instilled with the characteristic of granting pleasure in some form or other. Allah the Exalted has created man so that he may worship Him. Why then would there be no pleasure and delight in the worship? There is definitely pleasure and delight in worship. If only there were those who would take it.”

(**Malfūzāt**, Vol:1, Page: 156)

# Day – 6

**26-Nov-2025, Wednesday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

## حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سُرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سُستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سوپچاسواں حصہ بھی تو پوری مُستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سَر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ اُن کو اس لذّت کی اطلاع نہیں۔ اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذّن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا اُن کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دُکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جاکر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خداتعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھادے۔"

(**ملفوظات**، جلد اوّل، صفحہ:۱۴۲)

**The Promised Messiah[as] states:**

“I observe that people are negligent and indolent in observing their Prayers because they are oblivious to the pleasure and satisfaction that Allah the Exalted has invested in Prayer. This is a significant cause in this respect. Then there are even greater negligence and indolence in cities and towns. Even fifty percent of the people do not eagerly bow their heads before their true Master with sincere love. The question that arises is: why do the people not know of this pleasure and why have they never experienced this exquisite taste? Other religions do not prescribe injunctions.

At times, is so happens that people are busy in their engagements and the call of Prayer is made. At such a time, there are those who would shut their ears, as though their heart begins to throb with pain. Such people are worthy of pity. There are certain people here as well whose shops are situated adjacent to mosque but they never join in the Prayer. All I wish to say is that one ought to fervently and passionately pray to God Almighty that just as He has granted us diverse forms of pleasure in fruits and other things, may He enable us to experience, even once, the sweet taste of Prayer and worship.”

(**Malfūzāt**, Vol: 1, page: 159-160)

# Day - 7

**27-Nov-2025, Thursday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

**نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو؟ اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:**

"مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سُرور نہیں آتا تو وہ پَے در پے پیالے پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دَوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اُس کو سُرور آجاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذّت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذّات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رُجحان نماز میں اُسی سُرور کا حاصل کرنا ہو۔ اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دُعا پیدا ہو۔ کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذّت حاصل ہو جاوے گی۔"

(**ملفوظات**، جلد اوّل، صفحہ: ۱۴۲ تا ۱۴۳)

## How can we experience pleasure in Prayer?

**The Promised Messiah[as] states:**

"I observe that when a drunkard or one who suffers from addiction is unable to find satisfaction, they continue to drink glass after glass, until they are finally inebriated. A wise and prudent individual can benefit from this example. In other words, one must remain persistent in Prayer and continue observing it until they begin to experience pleasure. Just as drunkard conceives of a pleasure in his mind, which is the actual objective he pursues, in the same way, the mind and all of one's faculties must feel a propensity towards the acquisition of that vary pleasure that exists in Prayer. Then, with sincerity and passion, an individual ought to pray that they are able to experience the pleasure they seek. I say truthfully that surely and most definitely they will experience the pleasure of Prayer."

(**Malfūẓāt**, Vol: 1, page: 160)

# Day – 9

**29-Nov-2025, Saturday**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

**حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:**

"پھر یہ بات یادرکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دُعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مؤمنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف (بار بار خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والا) ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مؤمن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا اِنجن بہت سے کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت وسکون کو اُسی اِنجن کی طاقتِ عظمٰی کے ماتحت نہ کرلیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے مُنہ سے کہتا ہے۔ ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لَا رَیۡبَ وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یادرکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔"

(**ملفوظات**، جلد اوّل، صفحہ:۱۴۵)

**The Promised Messiah[as] states:**

"It ought to be remembered that an individual can only observe and fully experience Prayer, in the true sense, with the help of supplication. To implore of anyone or anything besides Allah is diametrically opposed to a believer's indignation, because only Allah is worthy of being implored in supplication. Khow for certain that until a person abases themselves completely and does not beseech Allah the Exalted alone, and does not implore Him alone, they can not be deemed a true Muslim and a true believer in the actual sense. The very essence of Islam is that all of the one's faculties – whether inner or external-must always lay prostrate at the threshold of Allah Almighty, just as a large engine fuel many other parts. In the same way, until a person's every action and movement is not made to follow the overall power and control of the engine, how can they believe in the divinity of Allah the Almighty? Until this is so, can such an individual call themselves one who is ever inclined to God, in the true sense when reciting the words;

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(*I have turned my face towards Him Who created the heavens and the earth*).

If a person reinforces their words through action and turns towards God, then undoubtedly such a one is a Muslim; they are a believer and one who is ever incline to God. However, one who implores anything or anyone besides God, and submits to other as well, ought to remember that they are most unfortunate and deprived. For a time will soon come when they will no longer be able to submit to Allah Almighty, even with empty words or hollow gestures."

(**Malfūzāt**, Vol: 1, page: 163)

# Day – 10

**30-Nov-2025, Sunday**

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

**حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:**

"ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے، تو رُوح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اُس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اُسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے۔ تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے۔ جب کہ انقطاعِ کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔"

(**ملفوظات**، جلد اوّل، صفحہ:۱۴۶)

**The Promised Messiah[as] states:**

“Another cause which gives rise to the habit of abandoning Prayer and becoming indolent is that when an individual inclines towards that which is besides Allah, the faculties of the soul and hart forever remain bent in that direction in the manner of a tree (whose branches are bent in a certain direction and then left to grow in that shape). The hearts of such people become so rough and hard that they solidify, like a rock, in the very manner of the branches I have just described. After they harden, they cannot be bent in any other direction. So too is the case with a person’s heart and soul, which continue to move further away from God with every passing day. Therefore, to forsake Allah Almighty and ask of another is a very dangerous thing and makes the heart tremble. This is why it is absolutely necessary to regularly observe the Prayer, so that first and foremost, it becomes a deep-rooted habit and a person becomes inclined to turn towards Allah. Then gradually a time comes when one attains to the exclusion of Allah; and in this state, they become the recipient of divine light and derive pleasure in Prayer.”

(**Malfūzāt**, Vol: 1, page: 163-164)